روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | سوموار ۴ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ - ۶ وفا ۱۳۷۱ ہش - ۶ جولائی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۵۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے صاحبِ ایمان ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صاحب ایمان کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانیدار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا۔ پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔ تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہو گیا۔ فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے۔ تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی؛ ورنہ نہیں۔ وہ تھانیدار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہو گیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی۔ گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نام و نشان تک بھی نہ تھا۔ پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صـ ۳۹-۴۰)

ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"یاد رکھو نفاق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک وہ کہ دل میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ وہ اعتقادی منافق ہوتا ہے۔ اس کا اعلیٰ نمونہ عیسائیوں کا مذہب ہے۔ انجیل کی حالت کو دیکھو کہ اس کی اشاعت پر کس قدر سعی بلیغ کی جاتی ہے مگر ان سے پوچھو کہ اس کتاب کے جملہ جملہ پر اعتقاد ہے؟ تو معلوم ہو جائے گی۔ اسی طرح پر میں دیکھتا ہوں کہ خدا کا خوف اٹھ گیا ہے وہ دعویٰ اور معاہدہ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا قابلِ غور ہو گیا ہے۔ اب اپنے حرکات و سکنات رفتار و گفتار پر نظر کرو۔ کہ اس عہد کی رعایت کہاں تک کی جاتی ہے۔ پس ہر وقت اپنا محاسبہ کرتے رہو ایسا نہ ہو کہ (وہ اہلِ ایمان نہیں ہیں) کے نیچے آ جاؤ۔ منافق کی خدا نے ایک عجیب مثال بیان کی ہے کہ ایک شخص نے آگ جلائی۔ مگر وہ روشنی جو آگ سے حاصل کرنی چاہیئے تھی وہ جاتی رہی اور ظلمت رہ گئی۔ رات کو جنگل کے رہنے والے درندوں سے بچنے کے واسطے آگ جلایا کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ آگ بجھ گئی تو پھر کئی قسم کے خطرات کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح پر منافق اپنے نفاق میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اس کا دل ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ حق کا گویا شنوا اور حق کا بینا نہیں رہتا۔ ایک شخص اگر راہ میں جاتا ہو اور سامنے ہلاکت کا کوئی سامان ہو۔ وہ دیکھ کر بچ سکتا یا کسی کے کہنے سے بچ سکتا یا خود کسی کو مدد کے لئے بلا کر بچ سکتا ہے مگر جس کی زبان، آنکھ، کان، کچھ نہ ہو اس کا بچنا محال ہے۔ یاجوج ماجوج بھی آگ سے بڑے بڑے کام لے رہے ہیں مگر انجام وہی نظر آتا ہے (صاحبِ ایمان) کا کام ہے کہ جب دعویٰ کرے تو کر کے دکھاوے کہ عملی قوت کس قدر رکھتا ہے عمل کے بدوں دنیا کا فاتح ہونا محال ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

خصوصی درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب نے درج ذیل رپورٹ حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ محترم حضرت شیخ صاحب کیلئے دردِ دل سے دعا جاری رکھیں۔

"حضور، حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع حسب ذیل ہے۔ حضور کا پیغام بسلسلہ عیادت خاکسار نے امیر صاحب کو پہنچا دیا تھا۔

پیشاب کی انفیکشن بدستور موجود ہے۔ اور آج کی لیبارٹری کی رپورٹ کے تابع ادویات شروع کی جا رہی ہیں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انفیکشن جلدی دور ہو جائے گی انہیں بھوک بھی نہیں لگتی اور نظام ہاضمہ کی کمزوری کی بھی شکایت کرتے ہیں۔ احباب جماعت پوری کوشش سے اُن کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔

حضور کی خدمت میں امیر صاحب کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔"

درخواست دعا

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

"میں نے گذشتہ دنوں اپنی دو بہنوں کی صحت کے لئے درخواست دعا کی تھی۔ عزیزہ امۃ السمیع بیگم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کا پتہ کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے اور وہ خیریت سے ربوہ واپس آ گئی ہیں۔

عزیزہ امۃ القدوس بیگم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا حیدر آباد دکن میں آنکھ کا اپریشن کر کے کارنیا لگایا گیا ہے مگر ابھی تک بصارت واپس نہیں آئی۔ صرف روشنی نظر آتی ہے۔ ان کیلئے دعا کی درخواست ہے

اب دس پندرہ دن تک میرے سب سے چھوٹے بھائی عزیزم سید امین احمد صاحب کا کراچی میں دل کا اپریشن ہونے والا ہے۔ ان کے اپریشن کی کامیابی اور مکمل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔"

اعلان نکاح

عزیزہ فائزہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ کا نکاح عزیزم منصور احمد صاحب کھوکھر ابن مکرم عبدالقیوم صاحب کھوکھر حال جرمنی کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶۔ وفا ۱۳۷۱ ہش ۶۔ جولائی ۱۹۹۲ء

نیکی اور ریاء الناس

نیکیاں کرنا انسان کیلئے بہت بڑی سعادت ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسان کی انفرادی زندگی اور اسکی اجتماعی زندگی۔ جسے معاشرہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ سنور ہی اس طرح سکتی ہے کہ وہ نیکیاں کرے۔ اگر معاشرے میں سب لوگ اس بات کا خیال رکھیں کہ انہیں نیکیاں کرنی ہیں تو بدی نام کو بھی نہ رہے گی اور سب لوگ امن و امان اور بھلائی کی زندگی بسر کریں گے۔ اور اگر ایسا ہو سکے تو معاشرہ کیلئے اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے۔

لیکن۔ اور یہ لیکن بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ نیکی میں ریاء نہیں ہونی چاہیئے اوّل تو ریاء کے ساتھ نیکی نیکی نہیں رہتی اور دوسرے یہ کہ انسان کا اپنا دِل مطمئن نہیں ہوتا کہ وہ فی الحقیقت نیکی ہی کر رہا ہے۔ کہتے ہیں کہ دوسروں کے ساتھ تو انسان دھوکہ کر سکتا ہے۔ اپنے ساتھ نہیں کر سکتا۔ اپنے آپ کو تو وہ خوب جانتا ہے۔ اپنے دل کی گہرائیوں تک میں اُتر جاتا ہے۔ اور اپنی ہر بات واضح طور پر اس کے سامنے ہوتی ہے۔ اور اگر اپنے ہی دل میں خلجان رہا تو اس نیکی کا کیا فائدہ۔ نیکی کا سب سے پہلا فائدہ تو اپنا دلی سکون ہوتا ہے وہی نہ رہا تو نیکی کہاں کی۔

ریاء لوگوں کو نظر بھی آنے لگتی ہے۔ اور انسان بدنام ہو جاتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اور کوئی بدنامی نہیں ہو سکتی کہ انسان کے متعلق لوگ یہ جان جائیں کہ وہ ریاء کرتا ہے۔ یہ بات بھی انسان کو توجہ دلاتی ہے کہ نیکی کی جائے تو اسے نیکی جان کر اور نیکی پہچان کر کیا جائے نہ کہ اس کے پیچھے کوئی اور بات ہے۔ ایسی بات جو اس نیکی کے عمل کو ریاء بنا دے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"ریاء الناس کے لئے خواہ کوئی کام بھی کیا جائے اور اس میں کتنی ہی نیکی ہو وہ بالکل بے سود اور الٹا عذاب کا موجب ہو جاتا ہے۔"

انسان نیکی کرے اور نتیجہ عذاب کی صورت میں ظاہر ہو تو اس سے زیادہ کسی کی بدقسمتی کیا ہو سکتی ہے۔

پس نیکی کا عمل تو نہائت ضروری ہے اور نیکی کے بغیر معاشرہ امن و سکون اور بھلائی کی زندگی نہیں گذار سکتا۔ لیکن یہ بات بھی ہمیشہ مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر نیکی کو ریاء کے طور پر کیا جائے تو نقطۂ آغاز ہی غلط ہو جاتا ہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچ بھی جائے تو نیکی کرنے والا تو اس سے محروم ہی رہ جاتا ہے۔ پس اوروں کا خیال چھوڑ بھی دیا جائے تو اپنا تو خیال رکھنا چاہیئے۔ نیکی میں ریاء کا کوئی عنصر داخل نہ ہونے دیا جائے۔

ذکر سے جس کے دل و جاں سکون پاتے ہیں
جس کے افکار نے دنیا کو سکھایا جینا
مجھ سے کہتے ہیں کہ میں اس کا کبھی نام نہ لوں
اس سے آسان تو ہے زہرِ ہلاہل پینا

ابوالاقبال

ترکِ محبت پر جب میرے آنسو مُہر لگا دینگے
مجھ کو یقیں ہے بھولنے والے شدت سے یاد آئینگے

ظلم و ستم کی رِیت نبھاؤ جی بھر کر ظالم کہلاؤ
ہم بھی اپنے کٹتے ہاتھوں سے پرچم لہرائیں گے

ایک کرن کی ضو سے جن کی آنکھیں چُندھیا جاتی ہیں
وہ دیکھیں گے ہوتے ہوتے ہم سُورج بن جائینگے

چلتے پھرتے سائے اپنی ہستی پر اِتراتے ہیں
اِن کی آنکھیں کھلتے ہی یہ لوگوں سے شرمائینگے

سچ کے آگے بڑھنے کو ہر رستہ کھُلتا جاتا ہے
جھوٹ کے پاؤں ہیں بھی کہیں تو وہ غائب ہو جائینگے

ایک نگاہِ لُطف و کرم سے میرا بھلا ہو جائے گا
ہاں یہ سچ ہے دنیا والے اس پر شور مچائیں گے

تُو بھی دینے پر آئے تو چھپّر پھاڑ کے دیتا ہے
ہم بھی آنکھیں میچ کے اپنی جھولی کو پھیلائیں گے

پیڑ ہمارا گھر تو نہیں ہے ہم بے بس بیگانے لوگ
اس کی شاخ پہ کچھ چہکیں گے اور پھر ہم اُڑ جائینگے

دُور تو ہو، پہ بات کرو، یہ میرے شوق کا عالم ہے
اب میرے سارے مُوئے بدن کانوں کی طرح سُن پائینگے

مَیں ان سے کیا پوچھوں اور نسیم سوال کروں تو کیا
آنے کے دن جب بھی آئے وہ چھم سے آجائینگے

نسیم سیفی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"پس جہاں تک تم سے ہو سکتا ہے اس اقرار اور عہد کی رعایت کرو۔ اور ہر قسم کے گناہوں سے بچتے رہو۔ پھر اس اقرار پر قائم اور مضبوط رہنے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو۔ وہ یقیناً تمہیں تسلّی اور اطمینان دے گا۔ اور تمہیں ثابت قدم کرے گا کیونکہ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ سے مانگتا ہے اسے دیا جاتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امۃ الباسط ایاز

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ

اک نہ اک دن جانا تو سب کو ہی ہے۔ اس دنیا نے ناپائیدار سے مگر کچھ عزیز اور کچھ پیارے ایسے ہوتے ہیں جن کے جانے سے نہ صرف ایک خلا محسوس ہوتا ہے بلکہ ان کی یاد بھی کبھی دلوں سے محو نہیں ہوتی۔ بلکہ اُن کا پیار اُن کا پیارا چہرہ مسکراہٹ ہر دم آنکھوں کے سامنے آ آ کر تڑپاتی ہے۔ اور بے چین کر جاتی ہے۔

یہ صدمہ یعنی حضرت آپا جان آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی سیرت کے بارے میں لکھنا چاہتی ہوں۔ اگرچہ یہ غم یہ صدمہ جہاں حضور ایدہ اللہ اور حضور کی بیٹیوں کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے وہاں ہم خواتین کے لئے بھی ایک عظیم سانحہ ہے۔ دوسرے ممالک کی بہنوں کو بھی حضرت آپا جان آصفہ بیگم صاحبہ سے بہت پیار اور عقیدت ہوگی۔ مگر جیسا کہ لندن کی لجنہ اور بہنوں سے آپا جان کا ایک خاص تعلق ہو جانے کی وجہ سے خاص حسنِ سلوک اور ملاپ کا تجربہ ہم سب کو ہے آج میں اُس پیاری ہستی کے بارے میں ہی چند یادیں، چند باتیں لکھنے بیٹھی ہوں۔ جس کی سیرت اور صورت کی ساری جماعت، خاندان اور لجنات عالم گواہ ہیں۔ اگرچہ ابھی چونکہ صدمہ تازہ ہے دل بوجھل ہے یادوں کو اکٹھا کرنا بھی مشکل بلکہ ناممکن سا لگ رہا ہے تاہم کچھ نہ کچھ ذکرِ خیر کے طور پہ لکھ رہی ہوں۔

پیاری آپا جان جو ہم سب کی پیاری تھیں خدا نے ان کو صورت کے حُسن کے ساتھ ساتھ سیرت کا بھی کمال حُسن عطا کیا تھا۔ آپ اپنی خاموش طبیعت کی وجہ سے اکثر مجلسوں میں جانے سے قدرے گھبراتی تھیں۔ کچھ آپ کی ناسازیٔ طبع بھی روک بن جاتی۔ مگر حضرت سیّدہ آپا جان آصفہ بیگم صاحبہ (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) حضور کی اور ہم عورتوں کی خواہش پر بہت سارے کام اور سفر کیا کرتی تھیں۔ آپ بہت سمجھدار، سلیقہ شعار اور کفایت شعار بھی تھیں۔ بہت سی خوبیوں کی مالکہ تھیں مگر کبھی اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھا۔ امیروں کو بھی ویسے ہی ملتیں جیسے غریبوں کو بلکہ غریبوں سے کچھ زیادہ ہی محبت و پیار اور سلوک کرتیں اور وقتاً فوقتاً مختلف ذرائع سے ان کی مدد بھی فرماتیں۔

مجھے آپ سے پاکستان میں امامت رابعہ سے قبل شاید دو ایک بار ہی ملنے کا موقع ملا تھا۔ چونکہ میں اکثر بیرونِ پاکستان ہی رہی ہوں۔ صرف جلسہ سالانہ پہ ربوہ جایا کرتی تھی مگر انگلستان آنے پر ۱۹۸۴ء سے ہی ان سے گہرے مراسم ہو گئے۔ ایک وجہ تو ہمارے بیت الذکر کے بہت قریب رہنے کی تھی کہ میری بچیاں عزیزہ امۃ الرافع اور عزیزہ بشریٰ آپا جان کے پاس مقررہ ڈیوٹی پر جایا کرتی تھیں اور کئی کئی گھنٹے ان سے ملنے باتیں کرنے اور کام کرنے کی خدمت سعادت کے طور پر ملتی رہتی۔ اس طرح جب بچیاں اُن کے بہت قریب ہو گئیں تو کئی بار کھانے کے لئے روک لیتیں اور کئی مرتبہ ان کی پسند پوچھتیں اور پھر گھر پہ ان کی پسند کی چیز تحفتاً بھجواتیں۔ اور کبھی کوئی بڑی دعوت یا مہمانوں کی آمد متوقع ہوتی تو بھی ان کو یاد فرماتیں اور خود فون کر کے کہتیں کہ اگر تمہاری امی اجازت دیں تو آ جاؤ۔ اس میں امی کی اجازت کا تو سوال ہی نہ ہوتا تھا۔ بچیاں خوش قسمتی سمجھتے ہوئے خدمت کے لئے حاضر ہو جاتیں۔ آپا جان نے میری ان بیٹیوں کی شادی کے موقع پر رشتہ طے ہونے سے لے کر جو ساتھ دیا، مشورے دیئے اور تحائف دیئے نہ میں کبھی بھول سکوں گی اور نہ ہی میری بیٹیاں۔ میں آپا جان کی کن کن خوبیوں کو یاد کروں۔ دراصل میری تحریر بھی اچھی نہیں ہے۔ اور نہ ہی کبھی اِس طرح کے حالات اور ذکر لکھے ہیں۔ سمجھ نہیں آ رہی کہ کیسے لکھوں۔ بس اگر پڑھنے والوں کو یہ باتیں معمولی بھی لگیں مگر میرے لئے بہت بڑی باتیں ہیں۔ میری پیاری آپا جان کا پیار اور ان کی خوبیوں کو جو شاید عام لوگوں کو نہ پتہ ہوں۔ لکھنا میرا مقصد ہے۔ اس لئے بے ربط مضمون کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

حضرت آپا جان کی ایک صفت یہ تھی کہ آپ کبھی کسی کی بات نام لے کر نہیں کرتی تھیں بلکہ راز رکھتی تھیں۔ اور صحیح مشورہ دیا کرتی تھیں اور بڑے ہی عمدہ اور اعلیٰ طریق سے بات کرتیں اور سمجھاتی تھیں۔ ایک مرتبہ میں آپ سے ملنے گئی ہوئی تھی ایک عورت آپ سے مشورہ کر رہی تھی۔ کہ آپا جان کیا کروں لڑکا اچھا ہے جو میری بیٹی کے لئے رشتہ آیا ہے مگر بے اس کی دوسری شادی۔ ڈر لگتا ہے۔ اس پر بڑی معصومیت سے کہہ دیا گیا ہوا اگر دوسری شادی ہے۔ ہم نے بھی تو اپنی بیٹی کی شادی دوسری جگہ کی ہے۔ کوئی حرج نہیں اگر لڑکا اچھا ہے تو جلد کر دیں دیر نہ کریں۔ اگر کبھی کسی عورت کا میاں سے جھگڑا ہوتا اور آپ کو علم ہوتا تو بڑا دکھ محسوس کرتی تھیں۔ کہ ان عورتوں کو مردوں کی عزت اور قدر کرنی چاہیئے۔ کئی مرتبہ ایسی خبروں پر میں نے ان کو دل برداشتہ ہوتے دیکھا ہے۔ میری بیٹیوں کی شادی کے مواقع پر بنفسِ نفیس میرے غریب خانہ پر تشریف لاتی رہیں اور مہندی کی رات خود پیدل چل کر میرے گھر آئیں۔ اور سارا جہیز ایک ایک جوڑا دیکھا اور خوشی کا اظہار کیا اور پھر لمبی دعا کے بعد رخصت ہوئیں شادی اور ولیمہ کی دعوت میں بھی شامل ہوئیں اور ہمیشہ دعاؤں اور پیار سے رخصت کیا۔ یہ یادیں ہیں اور باتیں ہیں جو دل کو بار بار مسوس لیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار پیاری بیٹیاں عطا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ خدایا جس طرح آپا جان نے ہماری بیٹیوں کا اچھا چاہا۔ نیک مشورے دیئے۔ دعائیں دیں اور آخر وقت تک دعائیں دیتی گئیں خدایا تو ان سب کا بھی خود حامی و ناصر ہونا کبھی اُن کو کوئی تکلیف نہ آئے، انسانوں میں تو ماں کا بدل کوئی نہیں اور پھر وہ بھی اتنی عظیم ماں جس کی خوبیوں کو لکھنا اور جمع کرنا معمولی کام نہیں۔ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے لیکن اگر اللہ خود رفیق ہو جائے تو ہر خلاء پُر ہو سکتا ہے۔ آپ نے کئی یتیم اور غریب بچیوں کی پرورش کی۔ ان کو پڑھایا اور بیاہا بھی اور اب ان کے بچوں کی بھی خوشیاں دیکھنے کی خواہشمند تھیں مگر مہلت نہ ملی۔ گھر کی سجاوٹ۔ لباس کی صفائی اور تراش خراش کا بہت ملکہ تھا۔ ایسے بظاہر معمولی کپڑوں سے ایسے ایسے اعلیٰ لباس کے ڈیزائن بنا لیتیں کہ ہم دیکھتے رہ جاتے۔ کپڑوں کو بڑا چھوٹا کر لینا اور پھر ایسے کہ پتہ بھی نہ چلے کہ کیسے بنا ہے اور نہایت خوبصورت طریق سے لیس اور ربن اور پھول لگا کر سجا لیتیں کہ عقل دنگ رہ جاتی۔ رنگوں کو ایسے ملاتیں کہ ایک اعلیٰ ڈگری ہولڈر ڈیزائنر بھی شاید نہ کر سکے۔ خود سویٹر بُن بُن کر اپنے نواسوں اور نواسیوں کو پہناتیں اور نہایت باریک اور نرم اُون سے اپنے خوبصورت ہاتھوں سے اسقدر جلدی بُنائی کرتیں کہ باتوں باتوں میں کافی زیادہ حصہ بُن لیا کرتی تھیں۔ وقت کو کبھی ضائع نہ کرتیں۔ کوئی نہ کوئی مفید کام کرنا پسند کرتیں۔ کمروں میں قالین۔ صوفے اور پردوں کے رنگوں کا امتزاج ایسے کرتیں کہ کمرہ روشن اور کھلا نظر آنے لگتا۔ کپڑوں میں سے قمیضوں کا فیشن بھی بدل بدل کر عورتوں کو پریشان کرتا ہے آپ نے بتایا کہ اگر قمیضیں تنگ ہو گئی ہیں تو اپنی عقل اور سمجھ سے بچت کرو اور ایسے کرو کہ شلوار کی بیلٹ سے تنگ قمیض میں چھوٹی کلیاں ڈال لو۔ یہ طریق آپ نے خود کر کے دکھایا۔ اپنے ہاتھ سے بٹوے چوڑیوں اور زیورات رکھنے کے ڈبے ایسے بیکار ڈبوں اور ٹوکریوں پہ کور چڑھا کر خوبصورت کپڑوں سے اور گوٹا لگا کر سجا دیا کرتی تھیں۔ کہ دیکھنے والا جسے علم نہ ہو کہ یہ ہاتھ کا بنا ہوا ہے یا آپا جان نے بنایا ہے حیران رہ جاتا بلکہ یقین ہی نہ کرتا۔ کئی مرتبہ سویٹر بُنتے دیکھ کر میں نے پوچھا کہ کس کا سویٹر بُن رہی ہیں تو بتایا کہ کسی کے ہاں بچہ ہونے والا ہے تو میں یہ سوٹ بُن کر اس کو تحفہ دوں گی۔ بہتوں کو دیئے ہوں گے مگر جس کا مجھے علم ہوا کہ منیر الدین صاحب شمس کے ہاں بیٹا ہونے پہ آپ نے اُونی سوٹ تحفہ دیا۔ پھر جو بچیاں آپ کی خدمت کے لئے آیا کرتی تھیں ان کے لئے شاپنگ کرتیں کپڑوں کے میچنگ کرتیں اور میری بیٹیوں کے کئی دوپٹوں پر گوٹے اور کرن لگا کر اپنے ہاتھ سے دیئے۔

حضور کی خدمت کر کے بہت خوشی محسوس کرتیں۔ اکثر کھانے کے وقت پر کبھی کوئی دعوت قبول نہ کرتیں۔ اگر تو حضور کو بھی اس دعوت میں جانا ہوتا تو ضرور جاتیں۔ ہاں چائے کی دعوت مان لیتی تھیں۔ تکلف نہ تھا طبیعت میں مگر کھانا کھانے کے معاملہ میں بہت اچھی چیز پکی ہوتی تو تھوڑا سا کھا لیتیں حتی الوسع احتیاط ہی کرتیں۔

تحائف بہت فراخدلی سے دیا کرتی تھیں جب بھی سفر پہ جاتیں واپسی پر ضرور کوئی نہ کوئی تحفہ میرے لئے ضرور لاتیں۔ اور عید پر بھی ضرور عیدی بھجواتیں۔ بے حد محبت کرنے والی عظیم رُوحانی ماں کا درجہ تھا۔ مگر انکساری اس قدر تھی کہ جب بھی کبھی ہم نے تحفہ دیا خواہ چھوٹا ہی ہو۔ اس قدر شکریہ ادا کرتیں کہ ہم شرمندہ ہو جاتے۔ بار بار یہ کہتیں کہ آپ نے کیوں یہ تکلیف کی؟ ہاسپٹل میں بھی جب اُن کو ملنے گئی تو کہنے لگیں کہ آپ کی بیٹی امۃ القدوس نے میری بہت خدمت کی ہے۔ میں کس طرح شکریہ ادا کروں۔ اللہ ہی اسے جزا دے گا۔ میں نے کہا آپا جان ایسی تو کوئی بات نہیں یہ تو اس کی خوش قسمتی ہے کہ خدمت

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تو یک قطرہ داری ز عقل و خرد
مگر قدرتش بحرِ بے حد و عد

تیرے پاس تو عقل و دانائی کا صرف ایک قطرہ ہے لیکن خدا کی قدرت بے پایاں سمندر ہے۔

اگر بشنوی قصۂ صادقاں
مجنباں سرِ خود چو مستہزیاں

جب تو راستبازوں کے حالات سنے تو چاہیئے کہ اپنا سر ٹھٹھا کرنے والوں کی طرح نہ ہلائے۔

تو خود را خردمند فہمیدۂ
مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ

تو خود کو عقلمند سمجھتا ہے مگر تو نے مردانِ خدا کے مقامات دیکھے ہی نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ انسان کی توجہ اس بات کی طرف دلاتے ہیں کہ اسے اپنی عقل اور دانائی پر ناز نہیں کرنا چاہیئے اور خاص طور پر خدا تعالیٰ کے احکام کے سامنے تو اسے عجز اور انکسار کے ساتھ اپنے سر کو جھکا دینا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے اسرار اس قدر ہیں کہ اگر انسان ساری عمر اپنی تمام عقل اور دانائی کے ساتھ ان کو معلوم کرنے کی کوشش کرتا رہے تو ان کا ایک بہت ہی چھوٹا سا حصہ پا سکنے کی امید کر سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں ایک سائنس دان نے کہا تھا کہ اب سائنس دان کا سر نیچا ہو گیا ہے۔ اب اسے روز بروز یہ بات زیادہ سے زیادہ معلوم ہونے لگی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسرار کے ایک چھوٹے سے حصے کا بھی پوری طرح احاطہ کر لینا ممکن نہیں ہے انسان اگر اللہ تعالےٰ کی قدرت کے نظارے دیکھے تو اسے یہ محسوس ہوگا اور وہ واضح طور پر یہ بات سمجھ جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدرت تو ایک بے پایاں سمندر کی طرح ہے اسی طرح انسان کی عقل اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مقابلہ کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں کہ انسانی عقل تو فقط ایک قطرہ ہے اور جیسا کہ ہم خوب سمجھ سکتے ہیں یہ ایک قطرہ بھی اسی سمندر نے ہمیں عطا کیا ہے۔ جس کے سامنے بعض اوقات بعض لوگ سرکشی کرتے ہیں۔ اور اس کی حکمت کو اور قدرت کو نہ مان کر اپنے غرور اور کبر کو نمایاں کر کے اپنی ذلت کا سامان کرتے ہیں۔ جو لوگ راستباز ہیں ان کا بلاواسطہ خدا تعالیٰ سے تعلق ہے ان کی عقل و خرد خدا تعالےٰ کے احکام کو صحیح طور پر سمجھنے میں کامیاب ہوتی ہے اور اپنے آپ کو اس کے سنگِ در پر نہایت عجز اور انکسار کے ساتھ گرا دیتی ہے۔ پس راستبازوں کی باتیں جو دوسرے لوگوں کی باتوں سے خاصی مختلف بھی ہو سکتی ہیں۔ ان کے متعلق حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان ان باتوں کو سنے تو ان کا مذاق ہرگز نہ اڑائے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان باتوں کے سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اور راستبازوں کی باتیں انسان کی زندگی کو راستبازی کی طرف لگاتی ہیں اور صحیح راستے پر چلا کے اس کی زندگی کو کامیاب بناتی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو عقلمند سمجھ رکھا ہے حالانکہ وہ لوگ جن کا خدا سے تعلق ہوتا ہے وہ خدا کے احکام کو مانتے ہیں اور خدا کو اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق پوری طرح جانتے ہیں۔ ان کے متعلق تو تجھے کچھ معلوم ہی نہیں۔ اگر تجھ پر ان کی حقیقت کھل جائے تو تو کسی طرح بھی اپنے آپ کو عقلمند نہیں سمجھے گا۔ اپنی عقل و خرد کو ان کی عقل و خرد کے ماتحت کر کے ان سے ایسی باتیں سیکھنے کی کوشش کرے گا جو زندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں مدد دیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی سمجھ عطا فرمائے کہ ہم راستبازوں کی باتیں سنیں اور ان سے اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کو جاننے اور پہچاننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اس کے آستانے پر نہایت عجز اور انکسار کے ساتھ گرائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نیک بندوں کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور نیکوں کی معیت کے باعث ہمیں بھی نیکیوں پر مائل رکھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی ہے)

توکل کا صحیح مفہوم

ایک حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائے تھے۔ جبکہ آپؐ کے مقرب صحابی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مکہ کے سفر کے دوران بیمار پڑ گئے۔ اور انہوں نے یہ خیال کر کے کہ شاید میری وفات قریب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خواہش ظاہر کی کہ میں اپنے پیچھے اپنا سارا مال خدا کے رستے میں وقف کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں یہ زیادہ ہے۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس پر انہوں نے دو تہائی مال وقف کرنا چاہا۔ مگر آپ نے اس کی بھی اجازت نہیں دی۔ آخر حضرت سعدؓ نے ایک تہائی کی اجازت مانگی۔ آپ نے اس کی اجازت دی مگر ساتھ ہی فرمایا کہ اگر تم اپنے پیچھے اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں ایسی حالت میں چھوڑو کہ وہ دوسروں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔ اس حکیمانہ ارشاد سے ثابت ہوتا ہے کہ دین حق پیش آمدہ حالات کے ماتحت ظاہری اسباب کو بھی مدنظر رکھنا اور دور اندیشی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک ایسا فرمانبردار جو مال رکھتا ہے۔ وہ اپنے وارثوں کو محروم کر کے سارا مال خدا کے رستہ میں دے جائے۔ اور اس کے پیچھے اس کے وارث بھیک مانگتے پھریں۔

مگر افسوس ہے کہ آج کل بہت سے لوگوں نے توکل کا غلط مطلب سمجھ رکھا ہے اور یہ خیال کر رکھا ہے کہ جس بات کو خدا پر چھوڑا جائے اس میں ظاہری تدابیر کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کر لینی چاہئیں۔ حالانکہ توکل کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ بلکہ صحیح توکل یہ ہے کہ اپنے حالات اور اپنی طاقت کے مطابق ساری ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں۔ اور اس کے ساتھ خدا پر توکل بھی کیا جائے۔ اور یقین رکھا جائے کہ ان ظاہری تدبیروں کے باوجود فتح و ظفر کی اصل کنجی صرف خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک بہت مشکل بلکہ بظاہر متضاد مقام نظر آتا ہے۔ جس پر عمل کرنا تو درکنار اس کا سمجھنا بھی آسان نہیں۔ مگر حق یہی ہے کہ صحیح توکل یہ ہے کہ ایک طرف تمام ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں اور دوسری طرف ان تدبیروں کی تاروں کے متعلق یقین رکھا جائے کہ وہ خدا کے ہاتھ میں ہیں اور یہ کہ بہرحال ہوگا وہی جو خدا کی مشیت ہے اور اگر غور کیا جائے تو یہ دونوں چیزیں متضاد نہیں ہیں کیونکہ جب ہر تقدیر خیر و شر اور تمام خواص الاشیاء اور ہر قسم کے اسباب اور مسببات کا خالق و مالک خدا ہی ہے۔ تو اس میں کیا شک ہے کہ ظاہری تدبیروں کے باوجود ہمارے اعمال کے نتائج کی آخری تاریں خدا کے ہاتھ میں سمجھی جائیں گی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ ایک بدوی رئیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ملاقات کے شوق میں اپنی اونٹنی مسجد نبوی کے دروازہ کے باہر کھلی چھوڑ آیا۔ جب وہ آپؐ سے مل کر واپس گیا تو اس کی اونٹنی بھاگ کر غائب ہو چکی تھی۔ وہ گھبرایا ہوا مسجد میں واپس آیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے خدا کے توکل پر اپنی اونٹنی کو چھوڑا تھا۔ مگر جب آپؐ سے مل کر باہر گیا ہوں تو وہ بھاگ چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا ایک طرف اپنی اونٹنی کا گھٹنا باندھو اور دوسری طرف خدا پر توکل کرو۔ اور یہی وہ لطیف الفاظ ہیں۔ جن پر مولانا رومی علیہ الرحمۃ نے یہ مشہور مصرعہ نظم کیا ہے کہ:

بر توکل زانوئے اشتر بہ بند

خلاصہ یہ کہ حدیث زیر نظر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف اولاد کے باوقار گذارے کے لئے والدین کو دور بینی اور دور اندیشی کی تعلیم دی ہے کہ جہاں تک تمہارے اختیار میں ہے اپنے متعلقین کو بے سہارا نہ چھوڑو۔ اور ان کے لئے باوقار زندگی کا انتظام کرو۔ اور دوسری طرف آپ نے ضمناً اس حدیث میں یہ اشارہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ظاہری تدبیریں توکل کے خلاف نہیں۔ پس پہلے اپنی طاقت اور ذرائع کے مطابق ظاہری تدبیریں اختیار کرو۔ اور پھر خدا پر توکل کرو۔ بے شک جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ یہ ایک نہایت مشکل مقام ہے۔ کیونکہ انسان اپنی کمزوری میں ایک طرف جھک جانے کا عادی ہوتا ہے وہ یا تو صرف ظاہری تدبیروں پر جھک کر انہی کو اپنا خدا فرض کر لیتا ہے اور یا ظاہری

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

امسال کا نوبل پرائز برائے امن

کہتے ہیں کہ گذشتہ ۳۵ سال میں گوئٹے مالا میں ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی ہلاک کئے گئے ہیں۔ جو لوگ ظلم اور تشدد کا نشانہ بنے ہیں انکی نمائندگی وہاں کی ایک خاتون ریگو برتو مینچو (RIGOBERTO MENCHU) کرتی ہیں۔ ان کی اپنی یہ کیفیت ہے کہ ان کے بھائی پر تشدد ہوا اور اسے قتل کر دیا گیا۔ ان کے باپ کو زندہ جلا دیا گیا۔ ان کی والدہ کو درخت پر لٹکا دیا گیا اور وہیں اسکی جان نکل گئی۔ اور ان ساری باتوں کے علاوہ فوج مینچو کا بھی انتظار کرتی رہی کہ وہ بھی ہاتھ لگے تو اسکے ساتھ بھی ایسا کچھ ہی کیا جائے۔ لیکن وہ بچ گئی۔ اور اس نے ظلم اور تشدد سے متاثر ہونے والے لوگوں کے حق میں آواز اٹھائی اس طرح وہ لاکھوں افراد کی نمائندہ بن گئی اب کہا جاتا ہے کہ اس سال امن کا نوبل انعام شائد اسے دیا جائے گا۔ ابھی تک تو یہ قیاس ہی ہے لیکن قیاس ہے بڑا مضبوط۔ جتنا کام انہوں نے امن کے لئے کیا ہے اور جو قربانیاں امن کے لئے دی ہیں ان کے سلسلے میں تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مینچو سے زیادہ کوئی شخص امن کے نوبل انعام کا حقدار نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اسے بھی بڑی بڑی تکالیف کا سامنا ہوا ہے لیکن یہ خاتون انتہائی مضبوط ارادے کی مالک ہیں کہ وہ اپنی راہ سے ہٹنے کے لئے کسی صورت بھی تیار نہیں۔ وہ دنیا کو اس بات کا احساس دلا رہی ہے کہ وقار کیا ہے اور اپنے لوگوں کے لئے آزادی کی جدوجہد کس طرح کی جا سکتی ہے اور ان خیالات کا اظہار ایک سابق نوبل انعام یافتہ نے کیا ہے۔ مینچو کا تعلق گوئٹے مالا کی پہاڑیوں سے ہے۔ لیکن ۱۹۸۱ء سے وہ میکسیکو میں جلا وطنی کی زندگی گذار رہی ہیں۔ ۱۹۸۲ء میں وہ پہلی گوئٹے مالا کی انڈین خاتون تھیں جنہیں اقوام متحدہ میں جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں بھی انہوں نے اپنے لوگوں کے حقوق کی واپسی اور ظلم و تشدد کے خلاف آواز اٹھائی۔ گذشتہ دس سال سے وہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن میں جنیوا میں باقاعدہ شرکت کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جسکا نام ہے۔ میرا نام ہے "ریگو برتو مینچو" اس کتاب میں انہوں نے اپنے حالات لکھے ہیں اور ان کے حالات دراصل ان کے ملک کے حالات ہیں اس کتاب کا گیارہ زبانوں میں ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اپنے بچپن سے لے کر موجودہ وقت تک کے واقعات اس کتاب کا حصہ ہیں۔ اس کتاب میں نہایت وضاحت کے ساتھ اور وثوق کے ساتھ ان کے ملک میں تشدد اور ظلم کی کارروائیاں شائع کی گئی ہیں۔ گذشتہ دنوں وہ کوسٹاریکا میں یونیورسٹی کے طلبا سے خطاب کر رہی تھیں تو انہوں نے اپنی جدوجہد کی کہانی بیان کی۔ مینچو نے کہا کہ انہیں سب سے زیادہ پریشانی اس بات کی ہے کہ گوئٹے مالا روز بروز زیادہ غیر مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور خطرہ اس بات کا ہے کہ وہاں حکومت کا تختہ نہ الٹ دیا جائے بلکہ اسی طرح جیسے پیرو میں ہوا تھا۔

ایران / برطانیہ

خلیج کی جنگ کے بعد سے برطانیہ اور ایران کے تعلقات روز بروز بہتر ہو رہے تھے اور خیال کیا جاتا تھا کہ عنقریب دونوں ممالک اپنے اپنے سفارتخانے کھول دیں گے۔ کسی ملک میں سفارتخانے کا کھل جانا اس بات کی دلیل ہوتا ہے کہ تعلقات بالکل نارمل ہو گئے ہیں چنانچہ اب غالباً سفارتخانہ کھولنے ہی کی تجویز کے پیش نظر برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ رکن ایران جا رہے تھے لیکن اچانک ان کا دورہ منسوخ کر دیا گیا۔ اگرچہ بظاہر وجہ تو نہیں بتائی گئی لیکن لگتا ہے کہ بدنام زمانہ سلمان رشدی نے جو حال ہی میں بیانات دیئے ہیں ان سے ایران کے برطانیہ کے خلاف جذبات بھڑک اٹھے ہیں۔ سلمان رشدی نے کہا ہے کہ میں نے اذیت ناک تجربے سے گذر کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب میں کھلم کھلا اپنی زندگی بسر کروں گا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ برطانیہ اور ایران کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں اور تعلقات کی یہ درستی اس فتویٰ پر اثر انداز ہو سکتی ہے جو سلمان رشدی کے خلاف اب تک موجود ہے اس کا کہنا ہے کہ اس کی زندگی خطرے میں تو ہے ہی مگر فتویٰ ہو یا نہ ہو وہ مسلمانوں سے ہمیشہ خائف رہے گا کہ کسی وقت بھی وہ اس پر حملہ کر کے ہلاک کر سکتے ہیں لیکن آخر کب تک وہ چھپ کر زندگی گذارے گا۔ چنانچہ اب وہ گھر سے باہر آنا شروع ہو گیا ہے لیکن اس کے حفاظتی اقدامات اسی طرح کے سخت ہیں جس طرح کہ پہلے تھے۔ فتویٰ کی موجودگی میں تو اسے بہت زیادہ خطرہ ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ اگر فتویٰ نہ بھی ہو یا فتویٰ واپس بھی لے لیا جائے تو اس کی زندگی کو خطرہ لاحق رہے گا۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس بیان نے ایران کو متنبہ کر دیا ہے کہ برطانیہ سے اتنی جلدی حالات استوار نہیں ہونے چاہئیں کہ بعض دیگر امور پر برا اثر ڈالیں۔

لیبیا کا فیصلہ

لیبیا کی جنرل پیپلز کانگریس نے فیصلہ کیا ہے کہ جن دو افراد پر پان ایم جیٹ ہوائی جہاز کو بم کے ذریعے تباہ کرنے کا الزام ہے ان پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ ایسی عدالت میں جہاں سے انصاف مل سکے اور جہاں غیر جانبداری سے کارروائی کی جا سکے لیکن اس مقدمے کی نگرانی یا اقوام متحدہ کرے یا عرب لیگ۔ اگرچہ امریکہ اور برطانیہ کی خواہشات کے مطابق تو یہ فیصلہ نہیں ہے لیکن بہرحال لیبیا نے پہلی دفعہ یہ بات کہی ہے اور اس میں واضح طور پر اس بات سے بھی انکار نہیں کیا گیا کہ مقدمہ برطانیہ یا امریکہ میں چلایا جائے۔ برطانیہ نے اس فیصلے کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا ہے۔ وزارت خارجہ کے ایک افسر نے کہا ہے کہ بات یہ دیکھنے والی نہیں کہ لیبیا کے لوگ کیا کہتے ہیں بلکہ یہ دیکھنے والی ہے کہ وہ کرتے کیا ہیں۔ اس نے کہا کہ ہمیں الفاظ کی ضرورت نہیں ہمیں عمل کی ضرورت ہے۔

جنرل پیپلز کانگریس نے مغربی ممالک سے اپیل کی ہے کہ وہ لیبیا کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کریں۔ اور اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ ۱۵ اپریل سے لگائی گئی پابندیاں اٹھا لے۔ کہتے ہیں کہ لیبیا اب اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ مغرب اس کے اس فیصلے کے سلسلے میں کیا کہتا ہے۔ اور لیبیا کے ایک سفیر نے کہا ہے۔ کہ اب پتہ چلے گا کہ مغربی حکومتیں واقعی حقیقت پسندانہ فیصلہ کرتی ہیں یا کرنل معمر قذافی کو اقتدار سے ہٹانے کے درپے ہیں۔

سائنسدانوں پر تشدد

ایک باوقار ایجنسی نے کہا ہے کہ ۲۷ ملکوں میں سائنس انجینئرنگ اور صحت جسمانی کے متعلق کام کرنے والے پیشہ ور لوگ ستائے جا رہے ہیں۔ امریکن ایسوسی ایشن فار دی ایڈوانسمنٹ آف سائنس یعنی سائنس کے فروغ کے لئے امریکی ایسوسی ایشن جو کہ امریکہ میں سب سے بڑی سائنٹیفک ایسوسی ایشن ہے نے ایک مفصل سروے شائع کیا ہے جس میں ان لوگوں کے نام دیئے گئے ہیں جنہیں غائب کر دیا گیا ہے یا جو جیلوں میں پڑے سڑ رہے ہیں اور جنہیں یہ دھمکیاں دی جا رہی ہیں کہ ان کی علمی آزادی پر پابندیاں لگا دی جائیں گی۔ ان میں سے ۳/۲ شام اور لیبیا میں پکڑے گئے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب ۱۹۸۰ء میں حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرے کئے گئے تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ فہرست مکمل نہیں ہے۔ بہت سے کیس ایسے ہیں جو ہمارے سامنے نہیں آ سکے۔

ان معلومات کے شائع کرنے کا مقصد یہ بتایا جاتا ہے کہ سائنسی کمیونٹی کو اس بات سے آگاہ کیا جائے کہ ان کے ساتھ کیا سلوک ہو رہا ہے اور وہ لوگ جن پر سختیاں کی جا رہی ہیں ان کی کس طرح امداد کی جا سکتی ہے۔ اس فہرست میں سائنس دان کا نام، ملک کا نام اور اس کا پیشہ، اس کے خلاف جو الزام لگائے گئے ہیں۔ اور جو سزا دی گئی ہے اگر اب تک دی گئی ہے تو اور اس کا پس منظر، ساری چیزیں پیش کی گئی ہیں جن میں بھی ایسے لوگوں پر باقاعدہ تشدد کیا جا رہا ہے۔ یہاں چونکہ مزید تشدد کا خطرہ ہے اس لئے صرف ستر سائنس دانوں اور طلباء کے نام دیئے گئے ہیں۔ جنہیں غائب کیا جا چکا ہے۔ یا جنہیں تکالیف دے کر جمہوریت کے متعلق ہونے والے مظاہروں کے بعد جیلوں میں ڈال دیا گیا تھا۔ اس فہرست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ نام تو اور بھی موجود ہیں لیکن وہ اس صورت میں بتائے جائیں گے کہ ان کے متعلق کوئی شخص استفسار کرے۔

یوں کہئے

یوں کہئے فَرِیْقَیْن۔ ق کے نیچے زیر نہیں ہے بلکہ زبر ہے۔ اس کا مطلب ہے دونوں فریق۔ سیّاح میں بے شک ی کے اوپر تشدید ہے لیکن سَیَاحَت میں ی کے اوپر صرف زبر ہے اور اس سارے لفظ میں کہیں تشدید نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــ چوہدری ارشاد احمد ورک ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان

محترم حکیم علی احمد صاحب

(اپنے وفات یافتہ بزرگوں کا ذکر خیر بھلائی کے ساتھ کرو) کا فریضہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ کئی بار ارادہ کیا مگر بقول فراق گورکھپوری

اب یاد رفتگاں کی بھی ہمت نہیں رہی۔
یاروں نے کتنی دور بسائی ہیں بستیاں۔

محترم حکیم علی احمد صاحب رمضان گذشتہ میں اللہ کو پیارے ہوئے ان کی سیرت کے بے شمار پہلو ہیں کس کس پر لکھوں۔ حکیم صاحب ہمارے گاؤں بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ میں کم و بیش ۲۲ سال بطور معلم اصلاح و ارشاد خدمات سرانجام دیتے رہے۔ خاکسار اگرچہ گاؤں کبھی نہ رہا مگر عزیز و اقارب اور زمین کے واسطہ سے جانا پڑتا تھا۔ آپ سے پہلی ملاقات میں ہی بے تکلفی ہوگئی اور محبت اور دوستی کے لازوال رشتے قائم ہوگئے پھر یہ بے غرضانہ بے نفسانہ اور مخلصانہ تعلق آخر وقت تک قائم رہا۔ نہایت دعاگو بے نفس ہمدرد مخلص تہجد گزار اور مستجاب الدعوات تھے۔ میری شادی کے تین چار سال بعد تک اولاد نہ ہوئی میں اکثر دعا کے لئے عرض کیا کرتا تھا ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ کی بات ہے جلسہ گاہ میں ہی ملاقات پر فرمایا کہ ایک خواب آئی ہے تعبیر سمجھ نہیں آتی۔ میں نے عرض کیا بتائیں کیا خواب ہے۔ کہنے لگے کہ دیکھتا ہوں کہ میرے پاس چار بکرے ہیں۔ تین آپ نے (میں نے) لے لئے ہیں۔ میں نے فوراً کہا ہے کہ جناب یہ تو بڑی مبارک اور مبشر خواب ہے اور میرے لئے جو آپ اولاد کی دعائیں کرتے ہیں یہ اُن کی مقبولیت کی نوید ہے۔ کہنے لگے وہ کیسے میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس ایک ہی لڑکا عزیزی نعیم احمد ہے باقی تین لڑکے آپ نے مجھے دے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مجھے تین لڑکے عطا فرمائے گا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ آپ نے کتنے میں مجھے دیئے ہیں۔ فرمانے لگے پچاس روپے فی بکرا چنانچہ میری جیب میں اس وقت زیادہ پیسے نہ تھے۔ میں نے پچاس کا نوٹ نذر کیا اور عرض کی کہ ایک کی قیمت تو ابھی لے لیں باقی دو کی پھر دے دوں گا چنانچہ یہ رقم قبول فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی عرصہ میں میری اہلیہ کی گود ہری ہوگئی اور جولائی ۱۹۶۷ء میں پہلی لڑکی آگئی پھر ۱۹۷۳ء میں پہلا لڑکا بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ پھر میں نے کسی وقت باقی دونوں بکروں کی قیمت خرید اکٹھی پیش کر دی چنانچہ جون ۱۹۷۷ء میں دو لڑکے اکٹھے ہی آگئے جو کہ اب ۷ جون کو ۱۵ سال کے ہوگئے ہیں۔ اور میٹرک کا امتحان دے کر نتیجہ نکلنے کے منتظر ہیں۔ درمیان میں اپریل ۱۹۷۵ء میں ایک لڑکی بھی محترم حکیم صاحب کی دعاؤں سے عطا ہوئی۔ اسی طرح بیسیوں ایسے واقعات ہیں ان کی قبولیت دعا کے جو میرے حق میں ان کی دعائیں قبول ہوئیں۔ نماز بڑے شغف اور انہماک سے ادا فرماتے تھے۔ اور اس میں انہیں خاصی لذت آتی تھی۔

دعوت الی اللہ بڑے شوق۔ محنت محبت اور احسن طریق پر کرتے تھے بات کرنے اٹھنے بیٹھنے۔ کھانا کھانے۔ پانی پینے۔ سونے جاگنے۔ سر پر پگڑی/دوپٹہ لینے وغیرہ ہر بات میں سنت پر عمل کراتے تھے۔ میں جب موسم گرما میں گاؤں جاتا ہوں تو ایک پٹکا سا سر پر لپیٹ لیتا تھا ہمیشہ ہی دیکھ کر اتروا دیا کرتے تھے کہ دائیں طرف سے لپیٹو تم نے بائیں طرف سے کیوں لپیٹا ہوا ہے۔ اس طرح قرآن کریم پڑھنے والی لڑکیوں سے دوپٹہ اتروا کر سیدھا کراتے تھے۔ کھانے کے متعلق سختی سے عمل کراتے تھے کہ کھانا دائیں ہاتھ پر رکھو سالن وغیرہ بائیں طرف رکھو۔ گاؤں میں تقریباً سب گاؤں کے لڑکے لڑکیوں کو قرآن کریم کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ خدمت خلق کے طور پر طب یونانی کی حکمت بھی کرتے تھے انگریزی دوائیں بھی رکھتے تھے۔ خلق خدا کو بہت فیض پہنچاتے تھے۔ اگر کوئی دوائی کا روپیہ دو روپیہ دے دیتا رکھ لیتے۔ اگر کوئی نہ دیتا تو پرواہ نہ کرتے تھے۔

فرقان فورس میں بھی خدمات بجالانے کی سعادت پا چکے تھے۔ مہمان نوازی بھی خاص وصف تھا جب حاضر ہوتا اصرار سے تواضع فرماتے خوشخط اتنے تھے کہ جیسے چھاپہ خانہ سے چھپوا کر خط ڈالا گیا ہو۔ واقف زندگی تھے۔ ساری عمر وقف کو اس کی تمام جزئیات کے ساتھ کما حقہ نبھایا۔ اپنے وقف کے قلیل گذارہ سے بھی ربوہ دارالرحمت میں مکان بنا لیا جہاں اب ریٹائرمنٹ کے بعد رہائش پذیر تھے۔ موصی تھے۔ چندہ وصیت دل کی بشاشت اور باقاعدگی سے ادا کرتے تھے بلکہ مکان کا حصہ جائیداد بھی ادا کر چکے تھے۔ کافی عرصہ سے کھانسی کی شکایت تھی۔ اکثر بخار بھی ہوتا رہا اور دیگر عوارض بھی لاحق ہوتے رہتے تھے ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ اس میں نئی پتلی ڈلوانے کی شدید خواہش رکھتے تھے تاکہ تلاوت قرآن کریم اور مطالعہ کتب حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محروم نہ ہو جائیں اور آخری دم تک دعوت الی اللہ کے کام میں مقبول فعال خدمت بجالاتے رہیں۔ ایک آنکھ کی نظر بالکل ٹھیک تھی مطالعہ کرتے رہتے تھے۔ یہ میری بدقسمتی ہے میں سری لنکا سے جو آنکھیں آتی ہیں حاصل نہ کر سکا۔ کیونکہ وہ آنکھیں دونوں آنکھوں سے نابینا افراد کو لگتی ہیں وہ بھی صرف ایک آنکھ کو تاکہ ان کی دنیا روشن ہو جائے اس کا مجھے افسوس رہے گا۔ (امامت) کے عاشق زار تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکستان واپسی کے لئے اکثر دعائیں کرتے اور بیتاب رہتے تھے۔ یہ شعر صد فی صد ان کی حالت پر منطبق ہوتا تھا۔

تھا جنہیں ذوق تماشا وہ تو سب رخصت ہوئے
لے کے اب تو وعدہ دیدار عام آیا تو کیا
آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبحدم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

جلسہ سالانہ قادیان پر مکمل تیاری تھی مگر قدرت کو منظور نہ تھا۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

حضرت نے بیوہ کے علاوہ ایک پسر عزیزی نعیم احمد اور ایک بیٹی اور دو پوتیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

میری گہرائی قلب سے یہ نکلی ہوئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب کو کروٹ کروٹ راحت سکون و جنت نصیب فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کے علاوہ ان کے نمونہ پر اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

نماز باجماعت کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ بیماریوں میں کبھی بھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے تھے۔ نہایت صبر و استقلال سے ساری عمر اپنے مولا کی رضا پر راضی رہے۔

امۃ الباری ناصر ۔ سیکرٹری اشاعت

لجنہ اماء اللہ کراچی کی ایک تقریب

گیسٹ ہاؤس کراچی کے سبزہ زار پر ایک سادہ سی تقریب تیس اپریل ۱۹۹۲ء کو منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ قائم مقام صدر لجنہ اماء اللہ نے شعبہ اشاعت کے کونپل سے المحراب سو واں جلسہ سالانہ تک کے سفر کا مختصر تعارف کروایا اور محض للہ خدمت کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ صدر صاحبہ نے بتایا کہ جلسہ قادیان کے موقع پر حضور ایدہ الودود کی خدمت میں مجلہ پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا بہت اچھا ہے یقیناً بہت اچھا ہوگا۔

صدر صاحبہ نے بتایا کہ اب تک ۲۴ کتب اور دو مجلے لجنہ شائع کروا چکی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے نو کتابوں کے دوسرے ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں سات کتب لجنہ پاکستان نے لائحہ عمل کے نصاب میں شامل کی ہیں۔ حضور ایدہ الودود کی طرف سے دو کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم کرانے کی خوشخبری ملی ہے۔ ایک کتاب منظوری کے لئے بھیجی گئی تو یہ پُر مسرت جواب ملا کہ کتاب لندن سے ہی شائع کی جائے گی۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ سعادت کہ حضور پُرنور نے جرمنی۔ یوکے۔ امریکہ۔ کینیڈا اور قادیان کی لجنہ سے خطابات شائع کرانے کی ذمہ داری لجنہ کراچی کے سپرد کی ہے۔ صدر صاحبہ نے اس شعبہ کی سب خادمات کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی۔

صدر صاحبہ کے خطاب کے بعد مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے مختصر مگر جامع تقریر کی۔ مجلہ کے پبلشر طارق محمود بدر صاحب نے مختصر جائزہ پیش کیا جس میں مجلہ کی تحقیق، تدوین، تحریر کی کلیتہً لجنہ کی کاوشوں کو سراہا اور اس کی طباعت کے مرحلوں میں پیش آنے والی بعض مشکلات کا ذکر کر کے خدا تعالیٰ سے مزید خدمت دین کی توفیق کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد خاکسار نے محترم امیر جماعت سے استدعا کی کہ قلمی معاونت کرنے والوں اور دیگر خدمات بجالانے والوں کی خدمت میں ایک ایک مجلہ بطور تحفہ پیش فرمائیں۔ اور اعزازی تحائف بھی دیئے گئے۔

ان سب کی خدمت میں تحائف پیش کئے گئے۔ اور اصل تحفہ تو دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی عاجزانہ دعائیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم نعیم احمد صاحب وڑائچ مربی سلسلہ پیر محل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا بیٹا قاسم راحیل احمد عمر چھ ماہ جو وقف نو میں شامل ہے۔ قریباً ایک ماہ سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

○ محترم ملک عبدالوحید صاحب سلیم آف سمن آباد سابق چیف آفیسر فیصل آباد میونسپل کارپوریشن گذشتہ چند روز سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم وسیم احمد شاہد صاحب بوجہ خرابی جگر اور یرقان سخت بیمار ہیں ڈاکٹروں نے ان کی حالت تشویشناک بتائی ہے۔ آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب آف چوہان پارک لاہور مورخہ ۲۲ جون ۹۲ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ دوسرے دن علی الصبح نماز فجر کے بعد بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد نے انکی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کرائی۔

○ عزیز عطاء المومن ولد مکرم رفیق احمد صاحب ربوہ یکم جولائی ۹۲ء کو بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے صبح تقریباً دس بجے وفات پاگیا عزیزم مکرم چوہدری علم الدین صاحب کاہلوں کا پوتا اور مکرم چوہدری محمود احمد صاحب اٹھوال کارکن خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا نواسہ تھا۔

احباب ان کی بلندئ درجات کیلئے دعا کریں

بقیہ: ص۱ سے آگے

مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں ۱۱۔ جون ۱۹۹۲ء بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیز منصور احمد کھوکھر مکرم چوہدری عبدالعزیز کھوکھر صاحب کے پوتے ہیں۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر I MRS ۲۸۴۸۳

UPI SOPIAH W/O H MUHAMMAD AFFANDI پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۲-۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی ۲،۰۰۰،۰۰۰/- RP (۲) زرعی زمین برقبہ ۱۷۵۰ مربع میٹر مالیتی RP.۳،۰۰۰،۰۰۰/- (۳) حق مہر RP. ۵۰،۰۰۰/- کل جائیداد مالیتی ۵،۰۵۰،۰۰۰/- اس وقت مجھے مبلغ ۲۰،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ ۱۵،۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS. UPI SOPIAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ ایچ محمد AFFANDI خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ IHSAN ARDIANSYAH S/O MOCHAMMAD NAWAWI انڈونیشیا۔

مسل نمبر I MRS ۲۸۴۸۴

GYAM SURYAMAH W/O IYON SOPYAN پیشہ تجارت عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۶۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۶-۱۹۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مع زمین مالیتی RP ۶،۰۰۰،۰۰۰/- (۲) سلائی مشین مالیتی RP ۱،۵۰۰،۰۰۰/- (۳) حق مہر RP ۵۰۰،۰۰۰/-۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰،۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ MRS GYAM SURYAMAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ IYON SOPYAN خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ ZYULS YUSUF انڈونیشیا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

بقیہ: ص۳ سے آگے

کا موقع دیا گیا ہے۔ اور میں نے مزید کہا کہ اگر آپ کہیں تو میں بشریٰ کو بھی آپ کی خدمت میں بھجوادوں۔ اس پر کہنے لگیں کہ بشریٰ نے میری کم خدمت کی ہے؟ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ مقام قرب عطا فرمائے۔

آپا جان بہت دعائیں کرنے والی اور نماز بروقت ادا کرنے والی تھیں نماز ظہر، عصر اور مغرب کے وقت تو اکثر میں نے دیکھا کہ جونہی اذان ہوئی نماز کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور گھر میں سب کو نماز کے لئے کہا اور کام کرنے والی بچیوں اور بیٹیوں کو بھی اپنے ساتھ نماز پڑھنے کی تلقین کرتی تھیں۔ حضرت آپا جان آصفہ بیگم بہت مہمان نواز تھیں۔ ان کی کوشش اور خواہش ہوتی کہ ہر مہمان کو کچھ نہ کچھ کھلا پلا کر آنے دیتیں۔ مجھے آخری بار جبکہ آپ قادیان کے سفر کے لئے تیاری کر رہی تھیں۔ آپ سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ آپ بہت دیر تک باتیں کرتی رہیں اور پوچھتی رہیں کہ میں سفر کے لئے کیا کیا لے کر جاؤں ادویہ اور پینے کا پانی بھی ساتھ رکھنے کا بتایا۔ اور آخر کہنے لگیں کہ آج میں آپ کو کیلے کا جوس پلا کر جانے دوں گی۔ آپ بہت خوش مزاج اور زندہ دل تھیں بہت تھکی ہوئی بھی تھیں تاہم کئی لطیفے اور مزاح کی باتیں کرتی رہیں۔ مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ یہ گھر پہ اُن سے آخری ملاقات ہے جس کی سہانی یادیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہوتی تو آپ سارے گھر کی ترتیب صفائی اور آرائش میں لگ جاتیں۔ حضرت مہر آپا کے لئے الگ کمرہ تیار کرواتیں۔ بڑے بڑے خوبصورت پردے اور چادریں نکلوا کر بچھواتیں اور ہر آرام کی چیز اُن کے لئے مہیا کرتیں چونکہ حضرت مہر آپا جان کو چلنے میں دقت کا خیال تھا۔ اس لئے ان کا کمرہ باتھ روم سے نزدیک والا تیار کرواتیں۔ اسی طرح دوسرے مہمانوں کے لئے بھی ان کے آرام اور سہولت کے مطابق مناسب جگہوں پر رہائش کا انتظام کرواتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں آپ کی خوبیوں کو اپنانے کی توفیق دے۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

تدبیروں کو کلیتہً چھوڑ کر خدا سے یہ امید لگا بیٹھتا ہے کہ میں خدا کے بنائے ہوئے اسباب کو ٹھکراتا ہی رہوں۔ وہ بہرحال اپنے مقام سے اتر کر خود میرے کاموں کو سرانجام دے گا۔ مگر حق یہی ہے کہ یہ دونوں نظریے باطل ہیں۔ اور سچا فلسفہ یہی ہے۔ جس پر نیک لوگوں کا ہر زمانہ میں عمل رہا ہے۔ کہ "ایک طرف اپنی اونٹنی کا گھٹنا باندھو۔ اور دوسری طرف خدا پر توکل کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ پاکستان کے وزیراعظم نے کہا ہے کہ ہم پاک بحریہ کو اتنا طاقتور بنائیں گے کہ بھارت اس علاقے میں من مانی نہ کر سکے۔ یہ بات اسلام آباد میں واقع ایک ہوٹل میں پاکستان کی خود انحصاری ترقی اور دفاع میں بحری قوت کی اہمیت کے متعلق ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

○ سرائے عالمگیر کے قریب راولپنڈی سے لاہور جانے والی ویگن سامنے سے آنے والی ایک تیز رفتار بس سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ۵ مسافر ہلاک اور ۱۰ شدید زخمی ہو گئے۔ اسی طرح کاموں کے کے قریب ایک ٹریفک حادثہ میں ۶ افراد جاں بحق اور ۱۰ زخمی ہو گئے۔

○ نیشنل عوامی پارٹی کے قائد خان ولی خان نے سندھ میں فوج کے منصفانہ آپریشن کی حمایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ آپریشن جاری رہنا چاہئے اور ان تمام سیاسی پارٹیوں کو بے نقاب کرنا چاہئے جو دہشت گردی کی کارروائیوں پر یقین رکھتی ہیں۔

○ محرم کے دوران لاہور میں تباہی پھیلانے کی سازش پکڑی گئی ہے ملزم جو راوی کے جنگل میں چھپے ہوئے تھے نے فرقہ واریت کی آڑ میں مختلف تھانوں اور اہم شخصیات پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ملزموں سے اینٹی ائر کرافٹ گن کلاشن کوفیں اور ہزاروں گولیاں برآمد ہوئی ہیں۔

○ کراچی کی ایک خصوصی فوجی عدالت نے جج نبی شیر جونیجو کے قتل میں ملوث چاروں ملزم بری کر دیئے ہیں۔ عدالت نے افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اصل ملزمان ابھی تک سزا سے بچے ہوئے ہیں۔ اس کی ذمہ داری شہریوں پر بھی ہے۔ جو بطور گواہ پیش نہیں ہوتے۔ صرف ایک گواہ پیش ہوا وہ بھی اپنے بیان سے منحرف ہو گیا۔

○ کراچی کے ہسپتال میں فرضی ناموں سے داخل مختلف تنظیموں کے ۲۵ عہدیداروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کو کوئی خطرہ نہیں۔ چوہدری نثار علی اور غلام حیدر وائیں کے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ جمہوریت میں کسی کی زبان پکڑی نہیں جا سکتی۔

○ سندھ آپریشن کے دوران شہید ہونے والے پاک فوج کے کیپٹن کو پورے فوجی اعزاز کے ساتھ ان کے آبائی گاؤں ڈنگہ میں دفن کر دیا گیا۔

○ کراچی کے مہاجر کیمپ، بلدیاتی کالونی اور ملحقہ بستیوں پر چھاپے مار کر ۳۷ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ایم کیو ایم کے کارکنوں نے رات تھانہ کو گھیر کر چاروں طرف سے فائرنگ کی تھی۔

○ سندھ آپریشن کے دوران ڈاکوؤں کی تلاش میں دو خواتین کو ہلاک کر دیا گیا۔ لاڑکانہ کے قریب مقابلے میں بدنام ڈاکو مٹھل گوپانگ زخمی حالت میں پکڑا گیا۔ ۱۰ مشکوک افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے الزام لگایا ہے کہ وفاقی اور صوبائی حکومت فوج سے تعاون نہیں کر رہی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے طلباء کے سیاست میں حصہ لینے کے بارے میں جو پابندی لگائی ہے اس پر عمل درآمد کرنے کے لئے اگر ضرورت ہوا تو قانون سازی بھی کی جائے گی۔

○ جنرل آصف نواز نے چھ ریٹائرڈ جرنیلوں سے سندھ کے معاملات پر بات چیت کی ان میں جنرل ٹکا خان سوار خان، شریف، اقبال خان، کلیم عارف اور مجید ملک شامل ہیں۔

○ باوثوق ذرائع کے مطابق پنجاب میں طلبہ تنظیموں کے دفاتر ایک دو روز میں سربمہر کر دیئے جائیں گے۔

○ فوج نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ سندھ میں ملک دشمن، سیاسی سرپرستوں کی مدد سے فوج کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ فوج کا خیال ہے کہ جب بھی کسی سیاسی رہنما یا اس کے وابستگان کو چیک کیا جائے تو اس کے حکومتی سرپرست شور مچانا شروع کر دیتے ہیں کچھ وزراء کی بیان بازی نے معاملات کو ایسا روپ دے دیا ہے جسے ختم کرنا ضروری ہے۔

○ سندھ میں بلوچ اتحاد تحریک کے سربراہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ افغانستان میں حکمت یار کے نمائندہ کمانڈر فرید ٹینکوں اور میزائیل بردار ٹرکوں کے جلوس میں کابل میں داخل ہوں گے۔ صدر ربانی ان سے وزارت عظمیٰ کا حلف لیں گے۔

○ حکومت نے مختلف شہروں میں اعلیٰ افسروں کی طرف سے قائم شدہ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیوں پر پابندی لگا دی ہے۔

○ بی بی سی کے مطابق یوکرائن حکومت نے مستعفی ہونے کی دھمکی دے دی ہے اور کہا ہے کہ پارلیمنٹ ملکی معیشت کی اصلاح کے لئے حکومت کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا کر رہی ہے۔

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ الطاف حسین اور ان کے ساتھیوں کو ہٹا کر حقیقی گروپ کو مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو عوام اسے قبول نہیں کریں گے۔

○ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق بھارتی صوبے گجرات میں گذشتہ روز وشو ہندو پریشد کی اپیل پر عام ہڑتال ہوئی۔ ہڑتال کے دوران احمد آباد میں ۸۰ فیصد دکانیں، بازار اور سکول بند رہے جبکہ بینک اور دفاتر کھلے رہے۔

○ لندن سے آمدہ رپورٹ کے مطابق بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو میں قیام امن کے لئے نئی کوششوں کی ناکامی اور ہوائی جہازوں کے ذریعے امدادی سامان پہنچنے کے بعد پھر شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ بی بی سی کے مطابق شہر کے بہت سے علاقوں میں توپ خانے سے بمباری کی گئی۔

مفت دانتوں کا معائنہ
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ، ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

TRAVELLING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE. WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE. WE ARE DOING IT AGAIN.
FOR DETAILS & BOOKING CONTACT : **Mr.Latif-ur-Rehman** BY 10th JULY 92.

ROOMI TRAVELS (PVT) LIMITED

6.7 HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD,
CANTT. STATION KARACHI 75530
PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA
GOVT.
LICENCE NO. 1329